جلد ۲ | ۳ وفا ۱۳۲۷ ہش | ۲۴ شعبان ۱۳۶۷ ھ | ۳ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۴۹

مغربی پنجاب کے رہنے والے مہاجرین کا حق تسلیم کر لیا گیا

لاہور ۲ جولائی۔ حکومت مغربی پنجاب نے زمینوں کی الاٹمنٹ میں مغربی پنجاب کے ان باشندوں کا حق تسلیم کر لیا ہے جو مشرقی پنجاب میں زرعی زمینوں پر جا بسے تھے۔ اور اب مہاجرین کی حیثیت سے مغربی پنجاب واپس آئے ہیں۔ ان کو زمین اسی صورت میں ملے گی۔ کہ ان کی اپنی زمین گذارے کے لئے کافی نہ ہو۔ اور اس مقدار سے کم ہو۔ جتنی ہر ایک مہاجر کو حسب ضرورت الاٹ کی گئی ہے۔

حکومتِ ہند نے دکن ایرویز کے ہوائی جہازوں پر بھی پابندی عائد کر دی

حیدر آباد اور ہندوستان کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمدورفت بالکل بند ہو گئی

نئی دہلی ۲ جولائی۔ حیدر آباد اور ہندوستان کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمدورفت اب بالکل بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ حکومتِ ہندوستان نے اعلان کیا ہے کہ دکن ایرویز کے ہوائی جہازوں کو ہندوستان کے کسی علاقہ میں سے گذرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ چند دن پہلے حکومتِ ہند نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان کے ہوائی جہاز حیدر آباد پر سے پرواز کرتے ہوئے کسی ریاستی اڈے پر نہ اتریں گے۔ اور یہ کہ اس فیصلے کا دکن ایرویز کے ہوائی جہازوں پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ لیکن اب دکن ایرویز کے ہوائی جہازوں پر بھی یہ پابندی لگا دی گئی ہے۔ کہ وہ ہندوستان یونین کے کسی علاقہ میں سے پرواز کرتے ہوئے نہ گذریں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ تا پاکستان سے حیدر آباد جانے والے ہوائی جہازوں کا پتہ لگایا جا سکے۔

لداخ کی وادی میں ایک اہم ہندوستانی چوکی پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل ۲ جولائی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آزاد فوجوں نے لداخ کی وادی میں ہندوستانی فوجوں کی ایک اہم چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ نوشہرہ کے علاقے میں ہندوستانی فوجوں اور آزاد سپاہیوں کے درمیان کئی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں ہندوستانی فوج کو زبردست جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ پونچھ کے محاذ پر آزاد فوج کے گشتی دستوں کی سرگرمیاں آج بھی بدستور جاری رہیں — مسٹر اقبال شیدائی نے گوجرانوالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر کی جنگ نہایت نازک مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آزاد فوج کے مجاہدین بالآخر ضرور کامیاب ہوں گے۔ لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے ان مظلوم بھائیوں کی ہر ممکن امداد کر کے فتح کے دن کو قریب سے قریب تر کر دیں۔

خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کے خلاف مقدمۂ بغاوت

تراڑکھل ۲ جولائی۔ نوجوانانِ کشمیر کے لیڈر خواجہ غلام نبی صاحب گلگار کو جو تحریک حریت کشمیر میں شاندار قربانیاں کر چکے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں عبداللہ گورنمنٹ نے گرفتار کیا تھا۔ پہلے انہیں سرینگر جیل میں رکھا گیا۔ اب انہیں رام نگر جیل میں لے جایا گیا ہے جو کہ سخت گرم جگہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ خواجہ صاحب کی صحت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ ان پر بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ گلگار صاحب جماعت احمدیہ سری نگر کے پریذیڈنٹ ہیں۔

کشمیر میں احمدیہ آرگن "اصلاح" کے ایڈیٹر کی نظر بندی

لاہور ۲ جولائی۔ آزاد کشمیر پبلسٹی بیورو کے ایک ترجمان نے مجھے بتایا کہ کشمیر کے احمدیہ آرگن کے مدیر خواجہ عبدالغفار کو بھی شیخ عبداللہ کی حکومت نے نظر بند کر دیا ہے اور رشی نگر و آسنور وغیرہ احمدی دیہات میں تعزیری چوکیاں بٹھا دی گئی ہیں۔ القصہ مسلمانوں اور پاکستان دوستوں کو ہراساں کرنے کا ہر حربہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ضلع اسلام آباد کے عوامی لیڈر خواجہ رحمان ڈار صاحب کو دوبارہ گرفتار کر کے انہیں طرح طرح کی ایذاؤں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کے متعلقین کی جائیدادیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

دریائے سندھ میں سیلاب

لاہور ۲ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے سندھ میں سیلاب آگیا ہے اور ڈیرہ غازی خاں کے کئی گاؤں سیلاب کی زد میں آچکے ہیں۔

قبائلی سردار حیدر آباد کی امداد کے لئے تیار ہیں

پشاور ۲ جولائی۔ کوہاٹ کے قبائلی سرداروں نے ایک مشترکہ بیان میں حکومتِ نظام کے خلاف انڈین یونین کے معاندانہ رویہ کی سخت مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہندوستانی حکومت حیدر آباد پر ناجائز دباؤ ڈال کر من مانی شرائط منوانا چاہتی ہے۔ قبائلی حیدر آباد کی ہر ممکن امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے اسلامی ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ حیدر آباد کو ایک آزاد اور خود مختار حکومت تسلیم کر لیں۔

تجاویز صلح کو مسترد کر دیا گیا۔ مزید گفت و شنید کے لئے نمائندے بھیجنے سے انکار

قاہرہ ۲ جولائی۔ عربوں نے انتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ کی تجاویز امن کو مسترد کر دیا ہے۔ نیز اعلان کیا ہے کہ وہ مزید گفت و شنید کے لئے اپنے نمائندے جزیرہ اوڈز بھیجنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر اتحادی ثالث بات چیت کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود قاہرہ تشریف لے آئیں۔ تجاویز کی نامنظوری کا اعلان کل قاہرہ میں شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق ابو الہدیٰ پاشا نے کیا تھا۔ اخبار "المصری" نے انکشاف کیا ہے کہ کاؤنٹ برناڈوٹ کی تجاویز میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ فلسطین کو برطانوی انتداب کے مطابق شرق اردن میں شامل کر دیا جائے اور پھر اس تمام علاقے کو دو حصوں میں تقسیم کر کے عرب اور یہودیوں کی دو خود مختار ریاستیں بنا دی جائیں۔ نیز یہ کہ حیفہ کو آزاد بندرگاہ کی حیثیت دے دی جائے۔ عرب لیگ کی طرف سے ابھی سرکاری طور پر تجاویز صلح کا جواب ارسال نہیں کیا گیا ہے۔ امید ہے سب کمیٹی جواب کا مسودہ کل تک تیار کر لے گی۔ شرق اردن کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ شرق اردن فلسطین کو اپنے ساتھ ملانے کا قطعاً خواہشمند نہیں۔ اس امر کا فیصلہ خود اعراب فلسطین کریں گے۔

مہاجر ممبرانِ اسمبلی کی طرف سے حکومت کا شکریہ

لاہور ۲ جولائی۔ مشرقی پنجاب کے مسلمان ممبران اسمبلی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ:۔
مہاجروں کی ضلع وار آبادی کے متعلق ہمارا مطالبہ منظور کرنے پر ہم مہاجر ممبرانِ اسمبلی حکومت مغربی پنجاب کے رویہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس سلسلے میں مقررہ پالیسی کی ہر ممکن امداد کریں گے۔ ہم اپنے مہاجر بھائیوں کو بھی آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی موجودہ اقامت گاہیں ہرگز نہ چھوڑیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اس وقت تک نہ جائیں جب تک

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی
(پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا)

دنیا کے کناروں تک ——— مغرب کی وادیوں میں

لنڈن میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مقبول احمد صاحب بی۔ اے مبلغ اسلام)

پبلک میٹنگ

اشاعت اسلام اور تبلیغ کے پیش نظر ۱۶ جون کو ایک پبلک میٹنگ منعقد کی گئی جس میں ۴۰ سے زائد افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ تاکہ انہیں اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہونچائی جائے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی پھر میٹنگ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ شروع ہوئی۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد میر عبدالسلام صاحب نے اپنی تقریر کو شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے ہر شعبہ زندگی کے لئے اصول پیش کئے ہیں۔ اور ہماری راہ نمائی کی ہے۔ اسی طرح مال و دولت کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے ہمیں احکام دیئے ہیں۔ کہ دنیا اور مال و دولت کا حصول تمہارے لئے منع نہیں ہے۔ ہاں اس کے حصول میں تمہیں حسنات الآخرۃ اور تقوےٰ اللہ کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہارا مقصود مال و دولت نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اصل مقصود اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ دنیا کو ہم ہر ایسے طریقہ سے حاصل کرنے کے مجاز ہیں جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ اور بنی نوع انسان کے لئے ضرر و تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اسلام ہمیں دولت کے جمع کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اور دولت جمع کرنے والوں کو وعید کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ تمہاری دولت ایسی نہ ہو۔ جو صرف اغنیاء کے درمیان ہی چکر لگاتی رہے۔ اور غرباء محروم رہیں۔ بلکہ غرباء کا بھی اس میں حصہ ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص مال جمع کرتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض کردی۔ تاکہ اس سے غرباء کی مدد ہو سکے۔ پھر ورثہ کے احکام نازل فرمائے۔ صدقہ و خیرات کی تلقین کی ضرورتمند لوگ غرباء و مساکین۔ مسافر مقروض اشخاص کی ضروریات کو پورا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ غرض ایک طرف اسلام افراد کو مال و دولت کے حصول کی اجازت دیتا ہے۔ مگر دوسری طرف ایسے احکام صادر کرتا ہے۔ کہ جن کے استعمال سے اور جن پر عمل کرنے سے امراء و غرباء کے درمیان بجائے اس کے کہ عداوت و بغض پیدا ہو محبت اور اخوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ ایک امیر شخص اپنے غریب بھائی کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر مدد کرتا ہے۔ اور اس مال سے جو اسے اللہ تعالےٰ نے دیا ہے۔ حاجتمندوں کی حاجات کو خوشی سے خود پورا کرتا ہے۔ تو غرباء کے دل میں بھی اس کے لئے محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں نہ کہ عداوت و بغض کے۔ پھر سود کے متعلق فرمایا کہ اس کی ممانعت کے اور وجوہ میں سے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے قومی اتحاد اور تنظیم اور رشتۂ اخوت و محبت قائم نہیں رہ سکتا۔ بلکہ سود عداوت بغض اور جنگ و جدال کا موجب بن جاتا ہے۔

اس کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے جواب میر صاحب نے خوش اسلوبی سے دیئے اور حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ آخر میں صدر صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ ان الارض للہ کے زریں اصول کو اگر ہم پیش نظر رکھیں۔ کہ سب زمین اور سب مال و دولت کا حقیقی مالک اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ اور اس نکتہ کو فراموش نہ کریں۔ تو ہماری یہ دنیا بھی دین ہی بن جاتی ہے۔ اسلام نے یہ اصول صرف زبانی ہی پیش نہیں کئے۔ بلکہ عملی طور پر ثابت کیا ہے۔ کہ یہ اصول واقعی قابل عمل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے باوجود اس کے کہ سلطنت اور حکومت حاصل کی۔ اور ان اسلامی احکام پر عمل کرکے دکھلا دیا۔ اور ان کی برتری کو ثابت کیا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جبکہ اسلامی سلطنت قائم ہوئی۔ تو ان اصول کو مدنظر رکھا۔ اور دنیا کے لئے نمونہ چھوڑا کہ حقیقی مسلمان اگرچہ انہیں بادشاہت حاصل ہو جائے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور حاجت مندوں کی حاجات کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ اور حکومت کو محض اللہ تعالےٰ کی امانت تصور کرتے ہیں اسلامی حکومت ضروری سمجھتی ہے۔ کہ رعایا میں سے ہر ایک کی رہائش و لباس اور کھانے کا انتظام کرے۔ اور کوئی شخص ان لوازم زندگی سے محروم نہ رہے۔ اس کے علاوہ وہ بُعد جو کہ امراء و غرباء کے درمیان پیدا ہو سکتا تھا۔ زکوٰۃ ورثہ اور صدقہ وخیرات وغیرہ کے احکام نازل کرکے پیدا ہونے نہ دیا۔ بلکہ محبت و شفقت پیدا کرنے والے ذرائع کے استعمال کا ارشاد فرمایا۔ غرض اگر آج دنیا اسلام کے احکام پر عمل کرنے لگ جائے۔ تو ہر فرد بشر خوشحال رہ سکتا ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگ آپس میں محبت و الفت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پھر حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی ختم فرمائی۔

مجاہدین کے اعزاز میں اجتماع

باوجودیکہ اگست ۱۹۴۷ء سے جبکہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور خطرناک فسادات مشرقی پنجاب میں رونما ہوئے اور جماعت احمدیہ کو اس کے مقدس مرکز سے عارضی طور پر جدا ہونا پڑا۔ اور شدید طور پر مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ مگر پھر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سلسلہ تبلیغ کو بند کرانا گوارا نہ فرمایا۔ بلکہ اسے جاری رکھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں پانچ مجاہدین افریقہ بھیجے گئے۔ اور دو مجاہدین لنڈن مشن میں تبلیغی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے تشریف لائے۔ علاوہ ازیں مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی حال ہی میں سپین سے لنڈن تشریف لائے۔ تاکہ یہاں سے وہ افریقہ برائے اعلائے کلمۃ اللہ روانہ ہوں:-

ان ہر سہ مجاہدین کے اعزاز میں ایک پبلک میٹنگ ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء کو منعقد کی گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چالیس افراد سے کچھ زائد تشریف لائے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور پھر میٹنگ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ شروع ہوگی۔ مسٹر بشیر الدین پلیزنس Pleasance نے تلاوت قرآن مجید کی۔ پھر مسٹر بشیر احمد آرچرڈ نے ایڈریس پیش کیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں ان ہر سہ مجاہدین کی آمد سے از حد خوشی ہوتی ہے۔ ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اعلےٰ طور پر خدمات دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ ہمارے یہ مجاہدین ان مجاہدین کی تعداد میں مزید اضافہ ہوئے ہیں۔ جو کہ جنگ کے اختتام پر یورپین ممالک میں برائے تبلیغ اسلام بھیجے گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں۔

پھر میر عبدالسلام صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں نووارد مجاہدین کی آمد سے خوشی حاصل ہوئی۔ ہم ان کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ انگلینڈ جو کہ مادی لحاظ سے بہت ترقی کر چکا ہے۔ اور جہاں کہ دین کی طرف لوگوں کی توجہ بالکل نہیں ہے۔ ایسے ملک میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنا اور دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا ایک بہت مشکل امر نظر آتا ہے مگر اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے تاہم ہمیں اپنے اس مقصود کے حصول کے لئے انتہائی جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ وہ دن جلد لائے۔ جبکہ تمام یورپین ممالک اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان فرائض کے انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

اس کے بعد مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے ہمیں اس عزت سے نوازا۔ میں سپین سے تقریباً دو سال رہ کر آیا ہوں۔ اور اب مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے افریقہ جانے کا ارشاد ہوا ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ وہاں پہونچ کر عمدہ طور پر خدمات دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

الفضل ماشہدت بہ الاعداء

ایک متعصب آریہ سماجی کا اضطراب

"میرے خیال میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم سب سے زیادہ اس کی طرف سے غافل ہیں۔ اور آج تک ہم نے اس خوفناک جماعت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اگر کی ہے تو فی الحال ہم اسے سمجھ نہیں سکے۔ اگر ہم نے اس کی طرف کبھی دیکھا بھی تو ہماری نگاہیں اس کے بیرونی خط و خال کو دیکھ کر پلٹ آئیں۔ اور اس کے اندرونی حالات ابھی تک ہمارے لئے ایک بھید اور سر مخفی ہیں۔ بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقعہ پا کر ہمیں بالکل جھلس دے گی۔"

(اخبار تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

روزنامہ الفضل
۳ جولائی ۴۸ء

فلسطین کا جھگڑا

عربوں نے یکم جولائی کو یو۔ این کی طرف سے مقرر کردہ ثالث کونٹ فولک برناڈوٹ کی صلح کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ توفیق عبد اللہ پاشا وزیر اعظم شرق اردن نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ عرب فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ عربی اخبار المصری کے خیال میں ایک تجویز جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ شرق اردن اور فلسطین کو برطانوی انتداب کے ماتحت متحد کر دیا جائے اور کل رقبہ کو دو آزاد ریاستوں عرب اور یہودی ریاست میں تقسیم کر دیا جائے۔ یہودی ریاست میں سوائے نیگرائن کے جو جنوب میں ہے اور جو عربوں کو دیا جائے گا۔ وہ تمام علاقہ شامل ہوگا۔ جو تقسیم میں اسکو یو۔ این نے دیا ہے۔ اس طرح یہودی تمام گلیلی اور عکہ کے شامی لبنانی سرحد تک مالک ہوں گے۔ اخبار مذکور نے انکشاف کیا ہے۔ کہ اس تجویز کی شرائط ہیں۔ کہ حیفہ کو آزاد شہر قرار دیا جائے جافہ کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے۔ اور یروشلم پر یو۔ این۔ او کی خاص حکومت ہوگی جو مقامات مقدسہ کی نگرانی کرے گی۔ عرب اور یہودی ریاستیں ایک متحدہ کمیٹی منتخب کریں گی جو ان کے مابین متنازعہ فیہ مسائل کا فیصلہ کیا کرے گی۔ اگر کمیٹی فیصلہ کرنے میں ناکام ہوگی۔ تو وہ معاملہ یو۔ این۔ او میں پیش کر دیا کرے گی۔ چونکہ یہودی ریاست بلحاظ عملاً کے آزاد تصور ہوگی۔ اس لئے اسکو باہر سے یہودیوں کے داخلہ کی اجازت ہوگی۔ مگر اس حد تک کہ ملک کے اقتصادی حالات اجازت دینگے۔ اخبار المصری نے ان شرائط پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ تجویز امریکہ اور برطانیہ کے نقطہ نظر سے بنائی گئی ہے

اگر اخبار المصری کی رپورٹ صحیح ہے اور تجاویز میں سے بڑی تجویز یہی ہے۔ جسکی شرائط اوپر دی گئی ہیں۔ تو ان کے مطالعہ سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ تجویز بنانے والوں نے اتنا یہودیوں اور عربوں کا خیال نہیں کیا جتنا اپنے مفاد کو مدنظر رکھا ہے اور یہ بندر بانٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ دراصل ان تجاویز سے امریکہ اسی تقسیم کو عملی جامہ پہنانا چاہتا ہے جس کو یو۔ این او تکمیل نہیں دے سکی۔ بلکہ یہ تو اس سے بھی بدتر ہے۔ کہ برطانیہ کا پھر فلسطین پر قبضہ ہو جائے گا۔ ثالثوں کے پیش نظر یہ بات نہیں ہے۔ کہ فلسطین کا مفاد کس بات میں ہے۔ بلکہ ان کے پیش نظر یہ ہے کہ بڑی بڑی اقوام فلسطین پر اقتدار کس طرح رکھ سکتی ہیں۔ جس سے اہل ملک خاموش بھی ہو جائیں۔ اور اپنا کام بھی بن جائے۔ اگر یہ قومیں جو انصاف و عدل کی دعویٰ لگاتے ہوئے ہیں۔ اپنے ذاتی مفاد کو تنہا کر دیں تو ہمارے خیال میں یہودیوں اور عربوں کا تصفیہ ہو جانا اتنا بعید نہیں ہے۔ مسئلہ لاینحل نہیں ہے۔ مگر اسکو زبردستی لاینحل بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ اپنا الو سیدھا ہوتا رہے۔

ایسی شرائط عرب ہرگز منظور نہیں کر سکتے اور نہ ان کو کرنا چاہیئے۔ بے شک ان کے زمانہ میں یہودیوں نے اپنی پوزیشن مضبوط بنائی ہوگی۔ مگر خواہ کچھ بھی ہو۔ یقیناً وہ عربوں کے متحد ارادے کے سامنے کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر عربوں نے زندہ رہنا ہے۔ تو اس کا پتہ اس مہم سے لگ جائے گا۔ اگر اس مہم میں ناکامی ہوئی تو سمجھنا چاہیئے کہ مغربی اقوام کا تمام عرب ممالک پر دائمی قبضہ ہو جائے گا۔ اور پھر صدیوں تک اس جوئے کو کندھوں سے اتارنا ناممکن ہو جائے گا۔

غدار

ملکی غدار کی سادہ تعریف یہ ہے۔ کہ غدار اس انسانی ہستی کو کہتے ہیں۔ جو کسی ذاتی منفعت کے لئے اپنے ملک کے دشمن سے ساز باز کر کے اس کے مفاد کو نقصان پہونچاتا ہے یا پہونچانے کی کوشش کرتا ہے۔ محرک خواہ کچھ بھی ہو۔ جو شخص قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف ایسی جدوجہد کرتا ہے۔ جس سے دشمن کو ملک کو نقصان پہنچانے کا موقعہ ہاتھ آتا ہو۔ اسکو غدار کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔

دنیا میں کسی ملک کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور نہ کوئی ملک عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگر وہ غدارانہ ذہنیت کو برداشت کرتی ہے۔ اور اس کو پنپنے کا موقعہ دیتی ہے۔ اور غداروں سے کسی رد رعایت کا سلوک کرتی ہے۔ غداری کا قلع قمع کرنا حملہ آور دشمن کے دفاع سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک غدار دفاع کی بڑی سے بڑی تدبیر کو بھی پل میں غیر موثر بنا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس قوم یا ملک میں یکجہتی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا رشتہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور لوگ نفسا نفسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس قوم یا ملک کو فتح کرنا دشمن کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے ملک یا قوم میں سے غداروں کا پیدا کر لینا مشکل نہیں ہوتا۔ جب کسی قوم پر ادبار چھا جائے۔ تو یہ مرض عام ہوتا ہے۔ ہوشیار اور چالاک قومیں جو دوسری اقوام کو لوٹنے اور محکوم بنانے کے ارادے سے نکلتی ہیں۔ وہ جہاں جاسوسی کے محکمے کھولتی ہیں وہاں ان ملکوں میں جہاں وہ لوٹ مچانا چاہتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی تلاش کر لیتی ہیں۔ جو اس قوم کے فرد ہوں۔ اور جو کسی لالچ سے اپنے ملک کو بیچنے پر آمادہ ہوں۔ اہل مغرب نے تو اس کام کو اب فن کی حد تک پہونچا دیا ہے۔ خاص طور پر برطانیہ کی تمام جارحانہ سیاست کی عمارت تو اسی محکم بنیاد پر کھڑی کی گئی ہے۔

پاکستان کے ہمسایہ ملک انڈین یونین کے کرتا دھرتا لیڈر بھی اب اپنی جارحانہ پالیسی کو برطانیہ ہی کی لائنوں پر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ابھی ہندوستان آزاد بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس نے اس پالیسی کی طرح رکھ دی تھی۔ اس نے جب دیکھا۔ کہ مسلم لیگ کو اصولی طور پر وہ شکست نہیں دے سکتی۔ تو اس نے بہت سے مسلمانوں کو اسی منتر سے اپنے قبضہ میں کر لیا جو اس نے اپنے استاد انگریز سے سیکھا ہے۔ افسوس ہے کہ زیادہ تر اس کا شکار علماء ہوئے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کانگرس جانتی تھی۔ کہ اس پست حالت میں بھی مسلمان اپنے مذہب سے چپکے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک عالم دین انکو جس طرح قابو میں رکھ سکتا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں میں سے صرف وہ لوگ اس کے ہاتھ آئے۔ جو کچھ روپیہ یا سستی شہرت سے محبت رکھتے تھے۔ لیکن وہ لوگ جو علمائے دین یا عمائدین مذہب کہلاتے تھے ان کے تو گروہ کے گروہ ثمن قلیل کے عوض بک گئے۔ ایک ہی لکھا پڑھا گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کم نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں ایک جم غفیر سے کام آ پڑے۔ تو مشکلات کے طوفان کو سنبھالنا کا سے دارد۔

اگرچہ کانگرس اپنی پیش بینی کے باوجود کلی طور پر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی اور ملک کی تقسیم ہو کر رہی۔ مگر پھر بھی مسلم لیگ کے مقاصد کو اتنا نقصان پہنچا کہ جس کی تلافی صدیوں تک ممکن نہیں اور پاکستان کے وجود کو ابھی تک خطرہ چلا جاتا ہے

بہت سے افراد اور بہت سی جماعتیں جو کانگرس کا آلہ کار بنی ہوئی تھیں۔ اب پاکستان بن جانے پر پاکستان کی وفاداری کا دم بھر رہی ہیں۔ لیکن سرحد کے حالیہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر سطح ابھی طوفانی مادہ موجود ہے اور کوہ آتش فشاں اگرچہ بظاہر خاموش ہے لیکن اندر ہی اندر لاوا پک رہا ہے۔

ان لوگوں کو چھانٹنا اور ان سے ملک کو صاف کر دینا اس لئے مشکل ہو گیا ہے کہ اکثر پاکستان کے ارباب حکومت ناتجربہ کار ہیں۔ اور ملکی انتظام کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ بڑی مشکل یہ ہے کہ موجودہ ارباب حکومت کے ایسے دشمن بہت ہیں جو خاص طور پر ان کی ذات سے مطمئن نہیں اور ان کو گرا دینا چاہتے ہیں۔ بڑی مشکل یہ ہے کہ غداروں کے لئے ارباب حکومت کے ذاتی دشمنوں سے اہم آوز ہو جانا پردے کا کام دے رہا ہے۔

مصری نشر گاہ

مصر کے ناظم اعلیٰ نشریات سید قاسم نے حاجی عبد الستار سیٹھ پاکستانی سفیر مصر سے تبادلہ خیالات کے دوران میں انہیں یقین دلایا کہ مصری نشر گاہ مملکت پاکستان کی خدمت کرے گی اور وہ اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں ادھر پاکستان ریڈیو ہے کہ اس کو گانے بجانے سے ہی فرصت نہیں۔ صبح سات بجے سے لے کر رات کے گیارہ بجے تک پاکستان نغمہ زار بنا رہتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ حکومت نے اخبارات کے بار بار توجہ دلانے پر بھی اس طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور اپنے ریڈیو کے لئے کوئی کارآمد پروگرام تجویز نہیں فرمایا اگر مصری نشر گاہ کے منتظمین پاکستان کے مفاد کے لئے اپنے پروگرام سے کچھ وقت دینے کے لئے تیار ہیں تو کیا پاکستان کا فرض نہیں کہ وہ دس بیس منٹ عربی اور فارسی میں پاکستان کے حالات نشر کرنے میں صرف کرے اور اسلامی ممالک کو یہاں کے حالات سے مطلع رکھنے کی کوشش کرے ہماری رائے تو یہ ہے کہ نہ صرف عربی و فارسی میں بلکہ انڈونیشی عوامی زبان اور ہندوستان کی دوسری مشہور زبانوں میں بھی نشر کا انتظام ہونا چاہیئے۔ ہمیں اگر آزاد اور زندہ قوموں کی طرح رہنا ہے۔ تو آزاد اور زندہ قوموں کے سے طور طریق اختیار کرنے پڑینگے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔ (ایڈیٹر)

کیا عورتوں پر جمعہ فرض ہے

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب واقف زندگی

انسان کے لئے اجتماعی زندگی بھی اتنی ہی اہم ہے۔ جتنی کہ انفرادی زندگی کیونکہ جہاں وہ ایک انفرادی ہستی کا مالک ہے وہاں اس کے ساتھ ہی مدنی الطبع بھی ہے اور اس لحاظ سے اس کا دوسروں کے ساتھ مل کر رہنا اس کی بقا کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اسے اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے ہوا اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اسلام کے سوا دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جس نے انسان کی اِن دونوں فطرتوں کو کماحقہ ملحوظ رکھا ہو بعض مذاہب نے تو انسان کو اسقدر انفرادیت پسند بنا دیا کہ وہ غاروں اور کھوہوں کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگا۔ ساری سعادت اسے دنیا کے دھندوں سے دور بھاگنے میں نظر آتی۔ لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا اور ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا سب سے بڑا پاپ سمجھا گیا۔ سب سے بڑا روحانی آدمی وہ تھا جس نے رہبانیت اور سنیاسی کے انتہائی مدارج طے کرکے اپنے آپ سے لوگوں کو بالکل اوجھل کر لیا ہو۔ اس کے بالمقابل بعض مذہبی اور نیم مذہبی نظریے اس خیال کی اشاعت کا باعث بنے کہ اصل چیز جمہوریت اور وطنیت ہے۔ ذاتی اصلاح ہر انسان کا پرائیویٹ معاملہ ہے اس میں دخل اندازی شخصی آزادی کے خلاف ہے کوئی کتنا ہی بدکردار کیوں نہ ہو اگر وہ ملک کا وفادار اور جمہوریت کے اصول کا پابند ہے تو وہ ہر لحاظ سے قابلِ تعظیم ہے۔ ایسے نظام میں ہر انسان کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ملک کی دولت کو بڑھانے کا اچھا سلیقہ رکھتا ہو چاہے بد سلیقہ عصمت فروشی اور اخلاق باختگی کا ہی مظہر کیوں نہ ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ دونوں نظریے فطرتی تقاضوں کے سراسر خلاف ہیں۔ اسلام ان دونوں میں سے کسی کی تائید بھی نہیں کرتا نہ تو رہبانیت اور سنیاس کا قائل ہے اور نہ ہی وہ شخصی آزادی کا اس حد تک حامی ہے کہ اس کے نتیجہ میں اخلاق کی کوئی قدر وقیمت ہی نہ رہے اور شرف انسانی حیوانی خواہشات کی بھینٹ چڑھ جائے۔ اس کے برعکس اسلام انسان کی دونوں فطرتوں کا باعزت طریق خیال رکھتا ہے اور اس کے ان دو متضاد تقاضوں کو ایسی عمدگی کے ساتھ سموتا ہے کہ اس سے انسانی زندگی ایک شیریں ماحول اور پاکیزہ تمدن کے اندر مراحل مستقر طے کرتے ہوئے نجات ابدی کی طرف بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ اسلام کے طریق عبادت میں بھی یہی اصول کار فرما پائینگے۔ جہاں رات کی تاریکی میں جب زمین پر موت کی سی خاموشی چھائی ہوئی ہو گوشۂ تنہائی میں عبادت کی لذت کا احساس دلایا گیا ہے وہاں جب عبادت کے تمدنی پہلو کی طرف توجہ ہوئی تو سب سے بڑی افضلیت اس عبادت کو دی گئی جس کا مظاہرہ دنیا بھر کے لوگوں کے سامنے ہو۔ آج کے موضوع کے متعلق فقہی تنقیح سے پہلے ہم اسلام کے اسی اصل کی روشنی میں اس مسئلہ کی کسی قدر وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ جسطرح مرد کے لئے نماز فرض ہے اسی طرح عورت بھی اس حکم کی مخاطب ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فطرت اور اسلام نے عورت کے جو مخصوص فرائض قرار دیئے ہیں۔ ان کو کسی لحاظ سے بھی اس حکم میں نظر انداز نہیں کیا گیا یہ عصمت کی دیوی گھر کی ملکہ ہے اور چھوٹی سی سلطنت کا تمام انتظام اسی کی حسن توجہ کا رہین منت ہے پھر اس کے ساتھ بچوں کی پرورش کا مقدس فرض بھی اسی نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ ان حالات میں اگر مرد کی طرح اسے بھی پنجوقتہ نماز کے لئے مسجد میں آنا پڑتا تو اس کا دفتر زندگی مشتبہ ہو جاتا اور اس کے ان فطرتی فرائض میں نظم باقی نہ رہتا اس کے سارے کام بے ہنگم اور بے ترتیب سے نظر آتے اس وجہ سے اسلام نے نہ صرف روزمرہ کی نمازوں میں اس کے لئے مسجد میں ضروری قرار نہ دیا بلکہ اکثر حالات میں اسے ایک غیر مستحسن فعل سمجھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کچھ قومی اور تمدنی تقاضے بھی تھے جن سے عہدہ برآ ہونا نہ صرف مرد کے لئے ضروری تھا بلکہ عورت بھی ان میں برابر کی حصہ دار تھی اس لئے یہ امر لابدی تھا کہ بغیر اسکے کہ عورت کے فرائض منصبی میں کسی قسم کا خلل واقع ہو ایسے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ جن میں مرد اور عورت مقررہ قیود کے ساتھ یکساں طور پر اپنے فرائض سے آگاہی حاصل کر سکیں اور اسلام کے مسائل اور اس کی ضروریات کے متعلق اپنی واقفیت کو وسیع کر سکیں پس اس لحاظ سے جمعہ اس کے لئے ایک بہترین موقع ہے۔ کیونکہ خطبہ جمعہ میں اسلام کی ضروریات اور مسائل حاضرہ کو ہی بیان کیا جاتا ہے۔ پس اس نقطۂ نظر سے اگر ہم دیکھیں تو عورتوں کے لئے نماز جمعہ میں شامل ہونا نہ صرف ان کے ذاتی ثواب کے اعتبار سے مفید ہے بلکہ دینی اور قومی مفاد کے لئے بھی اہم ہے۔ لیکن بدقسمتی سے عام مسلمانوں نے اسلام کے اس اصل کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور ایسے مواقع میں عورتوں کی شمولیت کو انہوں نے معیوب قرار دیدیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی عورتیں دینی مسائل اور قومی تقاضوں سے غافل ہو گئیں اور ان کی زندگیاں رسم و رواج کی زندگیاں بن کر رہ گئیں۔ اور اس کا ایک لازمی اثر یہ ہوا کہ آنے والی نسلوں کے نزدیک عملی لحاظ سے اسلام صرف چند مذہبی رسموں یا جنتر منتر کی طرز کے چند وردوں اور تعویذوں کا مجموعہ بن گیا یہ حالات کیوں پیدا ہوئے اگر ہم غور کریں تو ہمارے لئے یہ معلوم کرنا کوئی مشکل امر نہیں کہ اس کی زبردست وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنی عورتوں کو مذہبی مسائل اور مذہبی ضروریات سے ناواقف رکھتے ہوئے انہیں گھروں میں بالکل بند رہنے پر مجبور کر دیا اس اصولی نوٹ کے بعد اب ہم اس مسئلہ کی فقہی حیثیت کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ فقہ کی عام کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے۔ کہ باتفاق فقہاء عورتوں پر جمعہ فرض نہیں۔ چنانچہ صاحب بدایۃ المجتہد نماز جمعہ کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا عَلَىٰ مَن تَجِبُ فَعَلَىٰ مَن وُجِدَتْ فِيهِ ..... اربعة شروط اثنان باتفاق واثنان مختلف فيهما۔ اما المتفق عليها فالذكورة والصحة فلا تجب على امرأة ولا على مريض باتفاق ولكن ان حضروا كانوا من اهل الجمعة (بدایۃ المجتہد جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

یعنی جمعہ صرف انہی پر واجب ہے۔ جن میں چار شرطیں پائی جائیں۔ ان میں سے دو کے متعلق اتفاق ہے۔ .... اور وہ یہ کہ وہ مرد ہو اور دوسرے یہ کہ وہ تندرست ہو پس نماز جمعہ نہ عورت پر فرض ہے اور نہ بیمار پر۔ ہاں اگر وہ اس کے باوجود شامل ہو جائیں۔ تو ان کا جمعہ ہو جائے گا۔ اس اتفاق کی دلیل تعامل اُمت کے علاوہ طارق بن شہاب کی وہ مرسل حدیث ہے جسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے یعنی الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا اربعة۔ عبد مملوك او امرأة او صبي او مريض۔ یعنی ہر مسلمان پر جمعہ واجب ہے سوائے اس کے وہ غلام ہو یا عورت ہو یا بچہ ہو یا بیمار ہو۔ لیکن اگر ہم اصول فقہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ پر غور کریں۔ تو ہمیں اس اتفاق کی بنیاد کچھ ایسی مضبوط دکھائی نہیں دے گی۔ کیونکہ فرضیت جمعہ کا ثبوت قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے نکلتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ الخ

یعنی۔ اے وہ جو ایمان لائے ہو جب ان کو جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے۔ تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیت عام ہے۔ اور اصول فقہ کے مطابق اس حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں اس لئے اس کی تقیید کے لئے کسی واضح اور مضبوط دلیل کی ضرورت ہے حالانکہ جس حدیث کو اس اتفاق کی بنیاد قرار دیا گیا ہے اس کے متعلق صاحب بدایۃ المجتہد کی ہی یہ تصریح ہے کہ والحدیث لم یصح عند اکثر العلماء کہ اکثر علماء کے نزدیک یہ صحیح نہیں صفحہ ۱۲۶۔

علاوہ ازیں بعض دوسری حدیثوں میں صرف تین کا استثناء آیا ہے۔ جنمیں عورت کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ بیہقی میں روایت ہے کہ الجمعة واجبة الا على الصبي او مملوك او مسافر۔ یعنی جمعہ واجب ہے سوائے بچے کے یا غلام کے یا مسافر کے (بحوالہ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ)

تیسرے جمعہ کو بمنزل عید قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انه قرأ اليوم اكملت لكم دينكم الاية وعنده يهودي فقال لو نزلت علينا هذه الاية لاتخذناها عيدا فقال ابن عباس انها نزلت في يوم عيدين في يوم جمعة وفي يوم عرفة (ترمذی)

یعنی ایک دن حضرت ابن عباس نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ پڑھی آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے ہاں اترتی تو ہم اس روز عید مناتے اس پر آپ نے فرمایا اس دن تو دو عیدیں تھیں ایک جمعہ کی عید اور ایک حج کی اِدھر بعض احادیث میں بالتصریح موجود ہے کہ عید کی نمازیں مرد اور عورت دونوں شامل ہوں۔ جیسے کہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرجهن في الفطر والعيد (منتقی باب الخروج الی العید) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں عورتوں کو شامل کیا کریں

پس اس حدیث کی بناء پر چاہیئے کہ جمعہ کی نماز میں بھی شامل ہونا مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں طور پر واجب ہو۔ چوتھے .... متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ جمعہ کے دن مرد اور عورت دونوں کے لئے نہانا ضروری ہے

چنانچہ علامہ زرقانی حدیث غسل یوم الجمعۃ واجب علیٰ کل محتلم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ المحتلم یعم الرجال والنساء فیدخل النساء فی ذالک۔ بحوالہ اوضح المالک شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۳۳۰ اسی کے ساتھ یہ حکم بھی ہے۔ کہ جمعہ کے دن صرف انہی کے لئے نہانا واجب ہے۔ جو جمعہ کی نماز میں شامل ہونا چاہیں جیسے کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ من اتی الجمعۃ من الرجال والنساء فلیغتسل ومن لم یأتہا فلیس علیہ غسل من الرجال والنساء (ابن خزیمہ بحوالہ کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲) یعنی جو مرد اور عورت جمعہ پڑھنے آئیں ان کے لئے نہانا ضروری ہے اور جنہوں نے جمعہ نہ پڑھنا ہو ان پر اسدن غسل واجب نہیں۔

پس اگر ہم ان دونوں حکموں کو ملا کر دیکھیں تو ان سے یہ استدلال بے محل نہیں ہوگا۔ کہ جب نہانے کے حکم میں دونو برابر ہیں تو جمعہ میں شمولیت کے اعتبار سے دونوں کیوں برابر نہ ہو۔ البتہ وہ حلقہ جس میں رہنے والوں کے لئے جمعہ کی نماز میں شریک ہونا واجب ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے الگ الگ معین کیا جاسکتا ہے۔ جیسے مثلاً مرد کے لئے یہ اجازت ہے کہ اگر وہ اتنی دور رہتا ہے کہ جمعہ کی نماز ادا کرکے بآسانی شام سے پہلے اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا تو جمعہ کی نماز میں وہ شامل نہ ہو۔ اسی طرح اس سے مختلف حلقہ یا مختلف یا دوسری مجبوریاں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں عورتوں کے لئے بھی عدم وجوب جمعہ کا باعث بن سکتی ہیں۔ لیکن علی الاطلاق یہ حکم دے دینا کہ عورتوں کے لئے جمعہ میں شامل ہونا کسی درجہ میں بھی ضروری نہیں ہے۔ میرے نزدیک درست نہیں۔ باقی رہا فقہاء امت کا اتفاق تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب المیزان میں یہ بحث کرتے ہوئے کہ جمعہ کس پر واجب ہے اور کس پر واجب نہیں جو کچھ لکھا ہے اس سے اس اتفاق پر کسی قدر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

اُما ما اختلفوا فیہ من ذالک قول الائمۃ ان الجمعۃ لا تجب علیٰ صبی ولا عبد ولا مسافر ولا امرأۃ الا فی روایۃ احمد فی العبد خاصۃ وقال داؤد تجب۔ اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ موصوف آگے چلکر فرماتے ہیں کہ وجہ الثانی فی الکل او فی العبد خاصۃ الاخذ بالاحتیاط (کتاب المیزان جلد ۱ صفحہ ۱۸۰)

یعنی دوسرا گروہ جو عام فقہاء سے اختلاف رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ جمعہ ہر ایک پر واجب ہے یا وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ جمعہ غلام پر بھی واجب ہے۔ ان کے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ وہ احتیاط کے پہلو کو لیتے ہیں۔ یعنی انکا کہنا ہے کہ ایت یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ میں ہر مومن کو خطاب ہے۔ اور اس میں کسی کا استثنا نہیں۔ اس لئے سوائے ان افراد کے کہ جن کی ہر منشاء دوسری آیات سے بالوضاحت ثابت ہے باقی سب کے لئے جمعہ کی نماز میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ علاوہ ازیں روزمرہ کی نماز باجماعت میں عورتیں شامل نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ عام حالات میں تو ان کے لئے ان نمازوں میں شمولیت کو غیر مستحسن سمجھا گیا ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ عورتیں کم از کم جمعہ کی نماز میں ضرور شامل ہوا کریں۔ تاکہ وہ مردوں کی جدوجہد سے بالکل ہی الگ تھلگ نہ ہو جائیں اور انہیں ایسے مواقع میسر آتے رہیں۔ جن میں وہ دین کی ضرورتوں سے واقفیت اور خدمت دین کے جذبہ کو زندہ رکھنے کی سعادت حاصل کرسکیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو مرد اور عورت کی جدوجہد میں اس قدر نمایاں تفاوت ہو جائے گا کہ مرد کا منہ اگر مغرب کی طرف ہے تو عورت مشرق کی طرف جائے گی اور آخر کار ان کی یہ کشمکش کشتی دین کے لئے ایک خطرناک حادثہ ثابت ہوگی۔

انتقاد

ہفتہ وار باتصویر فروغ کے دو تازہ شمارے ہمارے سامنے ہیں۔ پرچے کی تزئین و ترتیب۔ سرورق میں جاذبیت مضامین کے انتخاب میں شائستگی اور پھر اداریے میں غیر جانبدارانہ تبصرے اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ "فروغ" نے وہی ڈگر اختیار کی ہے۔ جو منزل کامرانی تک پہنچایا کرتی ہے۔

ہمیں یقین ہے اگر کارکنان ہمربیان کا یہ ذوق و شوق عارضی نہ ہوا۔ تو فروغ انشاء اللہ بہت جلد میدان صحافت میں اپنا مقام پیدا کرے گا۔

پتہ مطلوب ہے عزیزم ضمیر حسن خاں احمدی لاپتہ ہیں اور نہیں معلوم کس حال میں ہیں۔ ان کے والدین سخت مضطر اور پریشان ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں بمعہ پتہ ذیل پتہ پر خط تحریر کریں۔ انتصار اللہ خاں فضل دار چھاؤنی ہرسنگھ پور۔ ڈاکخانہ مڑیاؤں ضلع جونپور

جرمنی سے چشم دید حالات

(از شیخ ناصر احمدؐ صاحب بی۔ اے واقف تحریک جدید مبلغ اسلام)

(۱)

ہیمبرگ (جرمنی) بذریعہ ہوائی ڈاک۔ چودہ لاکھ کی آبادی کا یہ سب سے بڑا شہر آج رنج والم کی ایک داستان ہے۔ شروع شروع میں تو لوگوں کے چہروں سے ٹپکنے والی یاس ہی آپ کو مغموم بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر کسی کے چہرہ پر متانت اور خشک سنجیدگی کی بجائے آپ کو شادمانی اور مسرت کے آثار نظر آبھی جائیں تو اسے اس شخص کی اندرونی خوشی پر ہرگز محمول نہ کیجئے۔ جرمن قوم پیہم مصائب میں سے گذرنے کے بعد آج اس منزل پر پہنچ چکی ہے کہ ؎

مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

کھنڈرات اس شہر کی عظمت اور خوبصورتی کیطرف اشارہ کرتے دکھائی دیتے ہیں وہ جو بلند و بالا دلکش و آرام دہ محلات میں رہتے تھے آج جھونپڑیوں میں گذر کر رہے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے سابقہ محلات کی مٹی تلے سو رہے ہیں کہ ایک لمبے عرصہ تک کسی انسانی طاقت کے لئے یہ ممکن نہیں کہ یہ سارا ملبہ اٹھائے اور اُن ہزارہا لاشوں کو ٹھکانے لگائے جو گذشتہ تین سے پانچ سال کے عرصہ سے اُسی طرح دبی پڑی ہیں۔ جس طرح کہ بموں کی اندھا دھند اور وحشیانہ اور ظالمانہ بارش نے انہیں دبا دیا۔

ہیمبرگ وہ شہر تھا۔ جس نے مجموعی طور پر کبھی بھی ظالم نازیوں کا ساتھ نہ دیا۔ جو ہمیشہ ہی جنگ کے خلاف رہا۔ لیکن ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ یہ شہر حد درجہ تباہی کا نشانہ بنا۔ کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ میں شہر زیروزبر ہوگیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک روز ۱½ گھنٹے کی بمباری نے ہمارے شہر کو اینٹوں کا ڈھیر بنا دیا۔ جو منظر آج شہر کا ہے بلا مبالغہ اُس سے بیسیوں گُنا بھیانک منظر اس شہر کا اُن دنوں ہوگا۔ جبکہ بمباری کے نتیجہ میں ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ اور دھوئیں اور غبار کے بادلوں میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید ایک عمارت بھی باقی اور ایک جان بھی سالم نہیں رہی۔ ہوائی جہاز چھتوں کی سطح تک آکر بم گراتے تھے۔ کیونکہ دفاعی توپیں بیکار ہو چکی تھیں۔ افراتفری کا عجیب عالم تھا۔ ہاں حشر کا سماں تھا۔ آج جن کے چہرے صاف اور بے داغ نظر آتے ہیں۔ اُن دنوں اُن میں سے بہتوں کے چہرے اور جسم جل کر سیاہ ہو چکے تھے جو بموں کا نشانہ نہ بنا وہ گرم ہوا کے طوفان کی زد میں آکر جھلس گیا۔ یہ ہوا جو جلتے ہوئے مکانات کے لامتناہی سلسلہ سے اُٹھتی تھی۔ لوگوں کو مجبور کرتی تھی کہ اس ہوا کی سمت میں بھاگیں خواہ کسی عمارت سے ٹکرا جائیں یا دریا اور جھیل میں ڈوب جائیں اگر کسی نے غلطی سے اس باد نار کی سمت کے مخالف چلنے کی کوشش کی تو اُس کا چہرہ جھلس گیا بال جل گئے۔

میں نے شہر کے مختلف حصوں میں جا کر اُن مقامات کو دیکھا ہے جو اب بجائے فلک بوس عمارات کے میدان ہیں۔ جہاں پہلے نظر ایک مکان سے دوسرے مکان کے آگے تک نہ جاسکتی تھی۔ آج کئی کئی فرلانگ پر آپ نظر دوڑا سکتے ہیں۔ بعض علاقوں میں میل میل بھر نظر کو روکنے والی کوئی چیز باقی نہیں۔ کوئی پتھر کا دل ہی ہوگا۔ جو تباہی کے ان نشانات کو دیکھ کر آنسوؤں کو ضبط کرسکے۔

جو موجودہ انسانی تہذیب کا رونا نہ لائے جس نے جنگ کے دنوں میں اس قدر بربریت کا مظاہرہ کیا کہ نہ بچوں کا لحاظ کیا نہ بوڑھوں کو چھوڑا۔ نہ عورتوں اور نہ معصوم جانوں کا خیال رکھا یہاں گیہوں کے ساتھ گھن پسا ہے لیکن گیہوں تو تھوڑا تھا۔ گھن زیادہ۔

پھر میں ہوائی حملوں سے بچنے والی اُن پناہگاہوں کی تہ تک گیا۔ جو جنگ کے زمانہ میں تیار کی گئی تھیں تا دیکھوں کہ اُن دنوں لوگ اُن میں کیسے بسر کرتے تھے۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ آج بھی وہاں لوگ بیٹھے ہیں لیکن ہوائی حملوں کے ڈر سے نہیں بلکہ تباہی کے نتیجہ میں اپنا سب کچھ کھو دینے کے بعد اب یہاں سر چھپائے بیٹھے ہیں۔ یہاں یہ لوگ دن رات رہتے ہیں تاریک غاروں میں۔ یہیں پکانا۔ یہیں کھانا۔ رہنا اور سونا۔ ایک پناہ گاہ میں ساڑھے پانچ صد بے کس رہائش پذیر ہیں جنگ کے دنوں میں یہاں بیس ہزار افراد وقتی طور پر جمع ہو جاتے تھے۔ حیرت ہوتی ہے اور انسان کی انسانیت پر داد دینی پڑتی ہے کہ کس طرح انسان ہر قسم کے حالات کو اپنا لیتا ہے۔ ان تاریک گاہوں میں سانس تک لینا مشکل محسوس ہوتا ہے لیکن یہ لوگ سالوں سے یہاں قیام کر رہے ہیں۔ مصیبت پر مصیبت تو یہ ہے کہ یہاں سے ان کے نکلنے کی بظاہر کوئی امید نہیں۔ کون لاکھوں بے خانماں لوگوں کیلئے مکانات تعمیر کریگا۔ اور کب یہ لوگ پھر امن کا سانس لے سکیں گے۔ (باقی)

کم سے کم ہر بالغ فرد کو اس بات کا عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد وصیت کر دے۔
(نظارت بیت المال)

حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کو خراج تحسین

روزنامہ سفینہ اپنی ۲ رجولائی ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے:-

"جب کشمیر کے راجہ کے اپنی رعایا کو کچلنے کے مظالم حد سے تجاوز کر گئے۔ تو غیور اور بہادر پٹھان غصے سے بھڑک اٹھے اور وہ اپنے مظلوم اور بیگناہ بھائیوں کی مدد کی خاطر فوراً اس خطہ زمین پر پہنچے جہاں یہ ظلم روا رکھے جا رہے تھے۔ ان جانبازوں نے جلتے ہی ڈوگروں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور مار مار کر تہس نہس کر دیا۔ جب راجہ نے یہ عالم دیکھا تو اس نے جھٹ حکومت ہند سے مدد کے لئے دست سوال دراز کیا۔ چنانچہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہندوستانی فوجیں کثیر تعداد میں مجاہدین کو کشمیر سے نکالنے کے لئے وادی میں وارد ہوئیں۔ ہر شیطانی تباہ کن ذرائع استعمال کئے جانے کے بعد حکومت ہند کے ناخداؤں پر یہ حقیقت روز روشن کی مانند عیاں ہوئی کہ مجاہدین سے مقبوضہ علاقہ واپس لینا خالہ جی کا گھر نہیں۔ بلکہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ اب وہ الجھن میں پھنس گئے۔ نہ تو وہ لڑائی بند کر سکتے تھے نہ ہی کشمیر کو ہاتھ سے کھونا چاہتے تھے اس کسمپرسی کی حالت میں حکومت ہند نے کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او میں پیش کرنے کی ٹھانی۔ یہ دنیا کی آنکھوں میں سراسر دھول جھونکنے کے مترادف اور حقائق کی پردہ پوشی کرنا تھا اس تمام چال کا مطلب ظالم اور جلاد ہندوستان کو معصوم اور بھلا مانس ظاہر کرنا تھا ہزاروں غریب کشمیری محض اس وجہ سے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے کہ وہ چاہتے تھے کہ ان کا عزیز وطن پاکستان میں شامل ہو۔ اور یہ بات بھی معقول اور قرین عقل تھی پہلے تو پاکستان نے تامل کیا اور چاہا کہ مسئلہ کشمیر کو امریکہ لے جانے کی بجائے دو حکومتیں آپس کی دوستانہ اور مصلحتانہ گفت و شنید سے نپٹا لیں۔ لیکن جب کوئی چارہ نہ رہا تو کشمیر کا معاملہ لیک سیکسس میں پیش کیا گیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے جو وفد بھیجا گیا اس کے سربراہ سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان تھے۔ اور ہندوستان کی جانب سے ہند کا لیڈر مسٹر گوپالا سوامی آئنگر تھے۔ یہ معاملہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء بروز منگل سیکیورٹی کونسل میں پیش ہوا۔

پہلے گوپال سوامی نے اپنے چھ ہزار الفاظ پر مشتمل تقریر کی شیخ عبداللہ ایک فرنگی ٹوپی زیب سر کئے ہوئے ایک وفادارانہ انداز میں ایک کونے میں بیٹھے آنکھ کے پیچھے پر احسان بیٹھے۔ اور دیانتداری حلال کر رہے تھے ۱۶ جنوری ۱۹۴۸ء کو جب سر محمد ظفر اللہ خان نے سیکیورٹی کونسل کے سامنے پُر حقائق اور مفصل تقریر کی تو دنیا بسبب حیرت انگشت بدنداں ہو گئی وہ تین گھنٹے بیس منٹ بولتے رہے اور اتنی فصیح و بلیغ تقریر کر کے امریکہ میں ایک عظیم الشان ریکارڈ قائم کر دیا یہ بحث و تمحیص دو ہفتے جاری رہی اور جب آئنگر صاحب نے خود کو مشکل میں پایا تو سیکیورٹی کونسل سے ہندوستان واپس جانے کی اجازت طلب کی اور کہا کہ مزید بحث کے لئے اپنی حکومت سے صلاح و مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ سیکیورٹی کونسل نے پہلے تو کچھ ہچکچاہٹ ظاہر کی لیکن آئنگر صاحب نے فرمایا کہ میں نے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خرید کر جگہ ریزرو کرا لی ہے تو کونسل والوں نے بادل نخواستہ اجازت دے دی۔

کچھ اپنے کیس کی کمزوری کی وجہ سے اور کچھ بہانہ گاندھی کے قتل کے سبب حکومت ہند نے کشمیر کا معاملہ لیک سکسیس سے واپس ہتھیانا چاہا لیکن [illegible] کچھ عرصہ گذر گیا اور گاندھی جی کی موت کا جانکاہ غم اور افسوس کم ہو گیا تو انہیں مجبوراً ہندوستان والوں نے مقدمہ جاری رکھنا چاہا جب آئنگر ۱۱ فروری ۱۹۴۸ء کو ہندوستان لوٹا تو اس اثنا میں سر ظفر اللہ خان انگلستان کے چوٹی کے سیاستدانوں اور پاکستان کے ہائی کمشنر کو ملنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء کو انگلستان پہنچے دو ہفتوں کے قیام کے بعد آئنگر صاحب ۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو امریکہ روانہ ہوئے اس دفعہ وہ عبداللہ کو اپنے ہمراہ نہ لے گیا۔ اور بہانہ پیش کیا کہ اب کے عبداللہ کی کشمیر میں اشد ضرورت ہے ابتدا اس کا امریکہ جانا نہرو اور شیخ عبداللہ کا طرز عمل ہے۔ لیکن حقیقت یہ تھی۔ کہ عبداللہ کی موجودگی سے ہندوستان کو حقیقت میں تبدیل کرنا دوبھر ہو جاتا تھا۔ اور اس مرتبہ سر جوگا سنگھ باجپائی اس کی جگہ امریکہ گیا۔

یہ مباحث مارچ ۱۹۴۸ء کے چوتھے ہفتہ شروع ہوئے۔ اسی دوران میں ہندوستان کے بڑے فوجی افسروں نے پنڈت نہرو کو مشورہ دیا کہ وہ حکومت پاکستان سے کوئی مصالحانہ گفتگو کر کے کسی معاہدہ پر پہنچے کیونکہ کشمیر میں گولہ بارود اور فوجی گاڑیاں اور دوسرے ہتھیار اسی طرح ضائع ہو رہے ہیں اگر یہی رفتار رہی تو مئی ۱۹۴۸ء تک فوجی گاڑیاں بالکل ختم ہو جائیں گی۔ ایک انگریز مدبر نے ہندوستانی وزیر سے کہا کہ دنیا کی رائے ہندوستان کے خلاف ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس کا کیس بہت کمزور اور ناقص ہے اور اس کے پاس کوئی وجہ جواز نہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خان نے مسئلہ کشمیر اس خوبی اور جانفشانی سے پیش کیا کہ انہوں نے اپنے حریف آئنگر کو شکست فاش دی ہے اور میدان سیاست میں آنے کے لئے نہیں چھوڑا۔

ہندوستان نے کشمیر کا مسئلہ پیش کر کے خواہ مخواہ ذلت مول لی ہے اور دنیا جہان میں بدنام ہو گیا ہے یہاں تک کہ خود ایک سرکردہ ہندوستانی لیڈر نے کہہ دیا کہ ہندوستان کو لیک سکسیس میں مسئلہ پیش نہیں کرنا چاہئے تھا۔

اکیس ہفتوں کے قلمی اور عقلی معرکوں کے بعد سر ظفر اللہ خان اپنے وطن لوٹے راستے میں کراچی آتے ہوئے وہ دمشق بھی ٹھہرے اور عرب لیگ کے ممبروں سے تبادلہ خیال کیا اور جب یہ ممبر سر محمد ظفر اللہ خان کو ہوائی اڈے پر چھوڑنے کے لئے آئے تو انہوں نے بڑا افسوس کیا۔ اور کہا کہ ایسے دوست کو الوداع کہتے وقت افسردہ ہیں جس نے ہمارا مقدمہ بھی سکیورٹی کونسل کے سامنے کمال حسن طریق سے پیش کیا ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جس مبارک دن وادی کشمیر کا الحاق حکومت پاکستان کا اعلان کیا جائے گا۔ تو سر محمد ظفر اللہ خان کی عزت اور شہرت اور بھی بڑھ جائے گی۔ یہ تو انسانی دماغ کا کارنامہ نمایاں ہوگا۔ ان کی شخصیت حکومت پاکستان کی تاریخ میں درخشندہ ستارہ رہے گی۔ اور آپ کا عدیم المثال طریقہ بیان اور قانونی اہلیت و قابلیت آئندہ نسلوں کے لئے مشعل کا کام دے گا۔

حکومت پاکستان سر محمد ظفر اللہ خان کی تہ دل سے شکرگذار ہے اور اسے بجا طور پر ایسے قانون دان اور سیاست دان پر فخر حاصل ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قائد اعظم اور سر محمد ظفر اللہ خان کو حیات خضر مرحمت فرمائے۔ اور پاکستان ان کے سایۂ عاطفت میں روز بروز پھلے پھولے اور پروان چڑھے۔ آمین ثم آمین

از مسٹر امیر احمد بی۔ اے
نمبر ۶۳ ریلوے روڈ۔ لاہور

لنڈن میں تبلیغ اسلام

اس کے بعد مولوی مقبول احمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ سب سے قبل میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے تبلیغ اسلام کے لئے نکلنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کہ آپ نے محض ازراہِ نوازش وقف کو قبول فرمایا اور باہر نکل کر تبلیغی فرائض سرانجام دینے کا موقعہ بہم پہنچایا پھر امام صاحب اور آپ سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جب کہ میں قادیان میں تھا لنڈن مشن کی کارروائی کے متعلق رپورٹیں پڑھا کرتا تھا اور شدید خواہش تھی کہ وہاں جا کر اسلام کے ان نئے پودوں کو دیکھوں چنانچہ آج ہم ان بھائیوں میں سے بعض کو یہاں موجود دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ تمام یورپ حلقہ بگوش اسلام ہو جائے۔ اس کے بعد پھر سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے لئے درخواست کی کہ یہ درخت جو اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے ضرور بڑھے گا اور پھولے پھلے گا مگر خوش قسمت ہونگے وہ لوگ جن کو اس خدمت میں حصہ لینے کا موقعہ اللہ تعالیٰ بہم پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر اس خدمت کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر مولوی عبدالرحمن صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۴۵ء کی ابتداء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

(بقیہ صفحہ دوئم)

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ خاکسار ان دنوں دہلی میں سرکاری ملازم تھا۔ آخر جون ۱۹۴۵ء میں ایک خواب کی بنا پر جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے وقف زندگی کے لئے تحریک فرمائی میں نے زندگی وقف کر دی اور حضور نے ازراہ شفقت وقف قبول فرمایا اگست ۱۹۴۷ء میں میں لنڈن آنے کو تیار تھا۔ کہ مشرقی پنجاب میں فسادات شروع ہو گئے جس کی وجہ سے قادیان کا باقی دنیا سے سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو گیا۔ اور اس وقت نہ آ سکا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں آنے کی توفیق دی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق دے جس کے لئے ہمیں بھیجا گیا ہے۔ آخر میں سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہماری عزت افزائی کی۔

آخر میں صدر صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان نو وارد مجاہدین کو اعلیٰ طور پر خدمات دین بجا لانے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے جس کے لئے انہیں بھیجا گیا ہے۔ آج جماعت احمدیہ فریضہ تبلیغ کو سرانجام دے رہی ہے مگر آج سے تیرہ سو سال قبل عربوں نے اسلام کو انتہائی قربانیاں پیش کر کے دنیا میں پھیلایا۔ ان کے احسان کو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے آج عرب دنیا فلسطین کے مسئلہ کی وجہ سے جنگ کی لپیٹ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مصائب سے نجات دے اور انہیں حقیقی اسلام قبول کرنے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار غلام مرتضیٰ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبرک اور درویشانِ قادیان

(از مولوی محمد احمد صاحب نعیم مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

اخبار الفضل مجریہ ۱۸ مئی ۴۸ء اپنے ساتھ ایک ایسی خبر لایا جس نے درویشانِ قادیان کی خوش بختی کو میرے ۔۔۔۔ جیسے دور افتادوں کے دلوں میں ایک کسک پیدا کرنے کا موجب بنا دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے ان خوش بخت درویشوں کے لئے ۱۵ عدد میٹھی روغنی روٹیاں ارسال فرمائیں جو دیار محبوب میں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ شعائر کی حفاظت کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اگرچہ یہ تبرک اپنی ذات میں بھی ایک نعمت غیر مترقبہ ہونے کا کافی ثبوت تھا۔ اور اس کے حاصل کرنے والوں کی خوش بختی کا ایک روشن نشان لیکن جب اسے ہم حضرت مسیح موعودؑ کی اس خواب کا پورا کرنے والا بھی دیکھتے ہیں جس کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ نے اپنے پیغام میں اشارہ فرمایا ہے۔ تو جہاں درویشان قادیان کے قلوب اس ذرہ نوازی پر تشکر و امتنان کے جذبات کی ادائیگی کے لئے بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوں گے۔ وہاں ہم دور افتادوں کے دل بدیں ہمہ عرق ریز ہیں کہ الٰہی نہ معلوم ہم نے وہ کون سا قصور کیا ہے کہ ہم تیرے محبوب کے قدموں سے سینکڑوں میل دور پھینک دیئے گئے ہیں اور وہ خوش قسمتی جو اس خواب کو پورا کرنے والے ہونے کے رنگ میں ہمیں قادیان میں رہنے کے باعث نصیب ہوئی تھی وہ آج ہم سے چھینی جا چکی ہے اور ہم جو اپنے وطنوں وغیرہ کو خیرباد کہہ کر صرف تیرے منادی کی آواز پر لبیک کہنے کی نیت سے اور اس نیت سے قادیان گئے تھے کہ ہم بھی یہ کہہ سکیں کہ آمنا فاکتبنا مع الشّٰھدین آج اپنے اعمال کی وجہ سے اس متبرک بستی سے کوسوں دور ہیں ہاں یہ صحیح ہے کہ اس میں تیری طرف سے کوئی ظلم نہیں کیونکہ تو تو اصدق الصادقین ہے اور تو نے پہلے سے فرما یا ہوا ہے کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم پس ہمارا اپنا ہی قصور ہے ہمارے اپنے ہی اعمال کا باعث ہے وہ خواب جس کا حضرت میاں صاحب نے ذکر فرمایا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے آج سے قریباً ۴۷ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا جسے آپ نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے ان نشانوں میں جو اگست ۱۸۹۹ء تک پورے ہو چکے تھے کے ضمن نمبر ۴۳ میں ان الفاظ درج فرمایا "عرصہ قریباً ستائیس برس کا گذرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک وسیع جگہ میں ہوں اور وہاں ایک چبوترہ ہے کہ جو متوسط قد کے انسان کی کمر تک اونچا ہے اور چبوترہ پر ایک لڑکا بیٹھا ہے جس کی عمر چار یا پانچ برس کی ہے۔ اور وہ لڑکا نہایت خوبصورت ہے اور چہرہ اس کا چمکتا ہے اور اس کے چہرہ پر ایک ایسا نور اور پاکیزگی کا رعب ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان نہیں ہے اور معاً دیکھتے ہی میرے دل میں گذرا کہ وہ فرشتہ ہے تب میں اس کے نزدیک گیا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا۔ جو پاکیزگی اور صفائی میں کبھی میں نے دنیا میں نہیں دیکھا اور وہ نان تازہ بتازہ تھا اور چمک رہا تھا فرشتہ نے وہ نان مجھ کو دیا اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔"

تریاق القلوب صفحہ ۱۱۷

اس خواب کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ ہی نہ کر گئے بلکہ عملی طور پر ایسا ثبوت بھی پیش کر کے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کو دنیاوی اموال و املاک پر ترجیح دے چکے تھے قرار دیا تھا اور ان لوگوں کو بھی ان میں شامل فرمایا تھا۔ جو قادیان میں تو نہ آ سکے تھے بلکہ دلوں میں تڑپ ضرور رکھتے تھے۔ کہ وہ جلد از جلد قادیان پہنچ سکیں۔ چنانچہ حضور لکھتے ہیں "یہ اس زمانہ میں خواب آئی تھی جب کہ میں نہ کوئی شہرت اور دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ کوئی جماعت درویشوں کی تھی۔ مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر اور اپنی طرز زندگی کو سراسر مسکینی اور درویشی کی طرف تبدیلی دے کر قادیان میں میری ہمسائیگی میں آ کر آباد ہو گئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دلوں سے اپنے وطنوں اور اپنے املاک کی محبت دور کر چکے ہیں۔ اور عنقریب وہ بھی اس خاک قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں سو یہی درویش ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کیا ہے۔ اور یہی ہیں جن کو درویشی نے مغلوب نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے درویشی کو اپنے لئے پسند کیا اور ایمان کی حلاوت کے پا کر تمام حلاوتوں کو دامن سے پھینک دیا انہیں کے حق میں براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں یہ الہام ہے۔ اصحاب الصفۃ وما ادرٰک ما اصحاب الصفۃ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع یصلّون علیک۔ ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان و داعیاً الی اللّٰہ و سراجاً منیرا۔ ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشّٰھدین۔" تریاق القلوب صفحہ ۱۱۷-۱۱۸

ان الفاظ میں اگرچہ وہ لوگ بھی جو قادیان میں حضور کی صحبت سے مستفیض ہونے کی نیت سے آ گئے تھے درویش کہلانے کے مستحق ہو گئے تھے۔ لیکن دنیاوی رنگ میں کوئی شخص بھی ان لوگوں کا نام درویش نہیں رکھتا تھا۔ وہ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے قرب و جوار میں رہنے کے باعث اور حضور کی محبت کے باعث اپنی آنکھوں کے پُرنم ہونے کی وجہ سے اصحاب الصفۃ تھے وہ ظاہری طور پر اصحاب الصفۃ نہ کہلاتے تھے وہ کچھ عرصہ تک حضور کے مکانات میں رہائش رکھنے کے بعد اِدھر اُدھر اپنے مکان بنا کر پھیلنے شروع ہو گئے اور اپنے مکانوں میں سکونت پذیر ہو گئے۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء کے آخیر میں قادیان کی وسعت وہ تھی جو تمام احمدی احباب جانتے ہیں وہ ظاہری طور پر مسیح موعود کے لنگر سے کھانا کھانے والے تھے۔ لیکن اس پاک خدا نے جس نے اپنے حبیب کو ۷۰ سال قبل یہ خواب دکھایا تھا۔ اُس نے نہ چاہا کہ ظاہر میں دنیادار اس خواب پر کسی قسم کا اعتراض کر سکیں اُن سے ظاہری طور پر بھی قادیان میں رہنے والوں کا نام درویش رکھدیا اور وہ اس لقب سے مشہور ہوئے اور تاریخ احمدیت میں اسی لقب سے مشہور رہیں گے وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مکانات کے کمروں میں رہنے کے باعث وہ مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں رہنے کے باعث وہ اپنا کوئی گھر بار نہ رکھنے کے باعث وہ حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر سے کھانا حاصل کرنے کے باعث "اصحاب الصفۃ" نہ ہوئے بلکہ حقیقی اصحاب الصفۃ بنے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اصحاب الصفۃ کی یاد کو تازہ کر دیا۔

الٰہی تو اپنے ہزاروں ہزار انعام ان لوگوں پر نازل فرما۔ ان کی ان قربانیوں کے بیش از بیش ثمرات سے ان کو متمتع فرما۔ اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چل کر تیری رضاء کو حاصل کرنے والے ہوں۔

بالآخر میں اپنے تمام ان درویش بھائیوں کی خدمت میں اس نعمت کے حصول پر اور ان کی خوش بختی پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اپنے جیسے دور افتادوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اقتداء کرنے کی توفیق عطا فرما دے آمین

درخواست دعا

میرا لڑکا محمود علی ایک عرصہ سے بیمار ہے احباب درد دل سے عزیزی مذکور کے لئے دعائے صحت فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد سے جلد اُسے صحت کاملہ عطا فرمائے

حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ ۔ لاہور

اعراب فلسطین کی امداد کیلئے مسلح رضاکار روانہ کرنیکا فیصلہ

چوہدری خلیق الزمان کا بیان

کراچی ۲ر جولائی۔ پاکستان مرکزی امدادی کمیٹی برائے فلسطین کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ پاکستان کی مرکزی امدادی کمیٹی برائے فلسطین کا جلسہ بروز بدھ ۳۰ر جون کو کمیٹی کے صدر مسٹر لیاقت علی خاں کے دولت خانہ پر منعقد ہوا۔ کمیٹی نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی رپورٹ پر غور کیا جنہیں عرب لیڈران کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کیلئے کہا گیا تھا تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ فلسطین کو آزاد کرانے میں کمیٹی کس قدر حصہ لے سکتی ہے آپ نے مصر۔ لبنان اور شام کا دورہ کرنے اور عرب لیڈران سے ملاقات کرنے کے بعد آپ نے اپنے مشاہدات کی مکمل رپورٹ پیش کی۔ آپ کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مکمل تربیت یافتہ اور مسلح رضاکاروں کی تنظیم کی جائے جو عربوں کے ساتھ شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ لیں۔ ان رضاکاروں کا تمام خرچ کمیٹی برداشت کریگی۔ اور ایک طبی دستہ بھی تیار کریگی جو ان کے ساتھ رہے گا۔ کمیٹی مزید طبی دستوں کی روانگی کیلئے بھی کوشش کرے گی

علیحدگی کراچی کے متعلق قائداعظم کی نصیحت قبول کر لی جائے

(مسٹر ہاشم گزدر)

کراچی ۲ر جولائی۔ سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری مسٹر محمد ہاشم گزدر نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ سندھیوں کو سندھ سے کراچی کی علیحدگی منظور کر لینی چاہیئے میں نے ہمیشہ سندھی مسلمانوں کے مفاد کی پوری طرح سے ترجمانی کی ہے اور کراچی کی علیحدگی کے خلاف آواز اُٹھانے میں بھی سب سے پیش پیش رہا ہوں۔ نیز میں نے اس معاملہ کو اس ملک کے سب سے بڑے حاکم کے کانوں تک پہنچانے میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ لیکن اب میں دیانتداری سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس کشمکش کو طول دینا صوبہ سندھ اور مملکت پاکستان دونوں کے لئے سخت نقصان دہ ہوگا۔ پاکستان ابھی ایک نوزائیدہ حکومت ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر صوبائی اور مرکزی حکومت کے درمیان چپقلش پیدا کرنا ملکی مفاد کے سخت منافی ہے۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہمیں قائداعظم محمد علی جناح کی نصیحت کو قبول کر لینا چاہیئے

اسکاؤٹوں کی صوبائی کونسل کا اجلاس

مری ۲ر جولائی۔ ہزایکسیلنسی گورنر پنجاب نے پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن مغربی پنجاب کی صوبائی کونسل کے اجلاس کی جو بوائے سکاؤٹس کے گرمائی ہیڈ کوارٹر واقع مری میں منعقد ہوا صدارت کی۔

سیکیوریٹیوں کے انتقال پر پابندی

نئی دہلی ۲ر جولائی۔ حکومت ہند نے آج رات ایک آرڈی ننس کے ذریعے حکومت ہند کی ان سیکیوریٹیوں کے انتقال پر عاید کر دی ہے۔ جو نظام حیدرآباد کی ملکیت تھیں اب ان کا انتقال حکومت ہند کی مرضی کے بغیر نہ ہو سکے گا۔ اندازہ ہے کہ ۹۰ سے ایک صد کروڑ تک کی سیکیوریٹیوں پر زد پڑے گی۔ ۲۰ کروڑ کی ان سکیوریٹیوں پر اثر پڑے گا۔ جو پچھلے دنوں نظام نے پاکستان کو منتقل کی تھیں

مہاجر کیمپوں میں خدمات کے سلسلہ میں ڈگریوں کے امیدوار

لاہور ۲ر جولائی چونکہ مغربی پنجاب کے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے دفتر کا ریکارڈ دو روز ہوئے چوری ہو گیا ہے۔ اس لئے صدر فیڈریشن مسٹر ضیاء الاسلام نے ان انڈر گریجویٹوں کی درخواستیں مقررہ فارموں پر نئے سرے سے طلب کی ہیں۔ جو مہاجر کیمپوں میں اپنی خدمات کے سلسلہ میں یونیورسٹی ڈگریوں کے امیدوار ہیں۔ آپ نے اس افواہ کی تردید کی کہ ایسی ڈگریوں کے دیئے جانے کی اسکیم ختم کر دی گئی ہے۔ اور ان طلبا کو یقین دلایا جو پچھلے چھ ماہ سے مہاجر کیمپوں میں کام کر تے رہے ہیں کہ انہیں جلد ہی ڈگریاں عطا کر دی جائینگی۔

لائل پور میں نو پٹھان ڈاکوؤں کی گرفتاری

لائل پور ۲ر جولائی۔ آج صبح امین پور بازار لائل پور میں نو پٹھان ڈاکوؤں کے ایک گروہ اور پولیس کے درمیان آتش باری کا تبادلہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں دو پٹھان ہلاک ہو گئے۔ اور ایک کانسٹیبل زخمی ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گروہ نے ضلع گوجرانوالہ کے ایک دیہات میں ڈاکہ ڈالا۔ اور قبل اس کے کہ گوجرانوالہ کی پولیس جائے واردات پر پہنچے وہ لائلپور کے لئے روانہ ہو پڑے۔ اس پر گوجرانوالہ پولیس نے لائلپور پولیس کو فوراً مطلع کیا۔

محکمہ ڈاک و تار کے نئے ڈائرکٹر جنرل

لاہور ۲ر جولائی۔ خان بہادر سید عبدالمجید پاکستان کے محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل مقرر ہو گئے ہیں۔ آپ ۲۸ر جون کو پوسٹ ماسٹر جنرل حلقہ مغربی پنجاب و سرحد کے عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔

عربوں پر امریکنوں نے بمباری نہیں کی

قاہرہ ۲ر جولائی۔ قائم مقام امریکی سفیر اور امریکی بحری فوج کے کیپٹن میڈن نے عرب لیگ کے سیکرٹری عزام پاشا سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ یہ خبر غلط ہے کہ امریکی جنگی جہازوں نے عرب فوج پر برن کی بندرگاہ کے قریب بمباری کی۔ عزام پاشا نے سٹار کے نمائندہ کو بتایا کہ وہ جلد ہی لبنان کے وزیر اعظم سے ملیں گے اور اس معاملہ کے متعلق ان سے تفصیل حاصل کرینگے۔

کوآپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹراروں اور مارکیٹنگ آفیسروں کی کانفرنس

کراچی ۲ر جولائی۔ پاکستان کے وزیر خوراک، زراعت اور صحت نے آج کراچی میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹراروں اور مارکیٹنگ آفیسروں کی مشترکہ کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ پاکستان کے زراعتی ملک میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ زرعی اشیاء کے گریڈنگ اور سٹینڈرڈائزیشن کا سلسلہ جاری ہو۔ تاکہ غیر ملکی منڈیوں میں ہماری شہرت قائم ہو۔ اور ہمارے کاشتکاروں کو معلوم ہو کہ وہ کونسی کوالٹی فروخت کر رہے ہیں۔ اور ان کو کس نرخ کی توقع رکھنی چاہیئے۔ آپ نے کانفرنس پر زور دیا کہ وہ ان مسائل کے حل کے لئے مناسب طریقے سوچے جو غیر مسلم کاروباری افراد کے اخراج سے پیدا ہو گئے ہیں اس کے علاوہ مہاجر کاشتکاروں کو آباد کرنے اور چور بازاری کے خلاف جدوجہد کے فیصلوں پر بھی غور کیا جائے۔

یہودیوں کے درمیان شدید باہمی اختلاف

لندن ۲ر جولائی یہودیوں میں سخت پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ان میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو کمیونزم کے علمبردار روس سے کسی قسم سے مدد لینے کے خلاف ہے مانٹریکس میں دُنیا بھر کے یہودیوں کی کانفرنس منگل کے روز ہوئی۔ یہ اختلاف یہاں نمایاں ہوا۔ ان کے دو گروہوں کے تعلقات یہاں تک کشیدہ ہو گئے ہیں۔ کہ اس کانفرنس میں ان کے ان دو گروہوں کے حامیوں کئی دفعہ ہاتھا پائی تک نوبت آ گئی۔ اُن میں ایک گروہ وُہ ہے جو یہودی اقتدار کو نہ صرف فلسطین تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ امریکہ اور روس کی مدد سے فلسطین کی جنگ ختم ہونیکے بعد وسط مشرق میں بھی پھیل جانا چاہتے ہیں۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ روس کی مدد سے فتح کئے ہوئے علاقوں میں کمیونزم پھیل جائے گا۔ اور ان پر آہستہ آہستہ رُوس قبضہ کر لے گا۔

لندن کے چڑیا گھر کیلئے پاکستانی ہرن

لندن ۲ر جولائی لندن کے ریجنٹ زو (چڑیا گھر) میں ایک پاکستانی ہرن کا اضافہ ہوا ہے نواب بہاولپور نے بطور تحفہ پیش کیا ہے یہ ہرن ہوائی جہاز میں پاکستان سے برطانیہ پہنچا ہے

(ا ب پ س)

اُڑتا ہُوا چڑیا گھر

لندن ۲ر جولائی حال میں ہندوستان سے برطانیہ تک ایک اُڑتے ہوئے چڑیا گھر نے سفر کیا ہے۔ اس طیارے میں جن جانوروں نے ہوائی سفر کیا ہے اُن میں سے چند ایک یہ ہیں

شیر کے بچے ——— چار
بلیاں ——— چار
چیتے کے بچے ——— چار
بندر ——— ستائیس
نیولا ——— ایک
✻ پہاڑی گائیں ——— تین
تیتر ——— چار

اس سے پہلے کئی ایک لومڑیاں کینیڈا سے سکاٹ لینڈ پہنچائی گئی تھیں۔ کتوں اور کبوتروں کو برطانیہ سے نیز دہلی اور جوہنسبرگ تک ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہنچایا گیا۔

(ا ب پ س)

پبلسٹی کیلئے کشمیر میں تعلیمیافتہ نوجوانوں کی ضرورت

ہمارے مجاہدین۔ پونچھ۔ میرپور کشمیر اور لداخ کے میدانوں میں جس رنگ میں داد شجاعت دے رہے ہیں۔ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے سامان کی کمی بلکہ عدم موجودگی کے باوجود وُہ ناممکن کو ممکن بنا رہے ہیں۔ لیکن جہاں ہمارے مجاہدین یہ اہم کام کر رہے ہیں۔ وہاں اہل جنگ کے حوصلے بلند کرنے کیلئے پبلسٹی کی ضرورت مسلم ہے۔ اس کیلئے ایسے تعلیمیافتہ نوجوان رضاکاروں کی ضرورت ہے جو تقریر و تحریر کا کام کر سکیں جفاکش ہوں اور پہاڑی سفر کی مہارت رکھتے ہوں۔ انہیں اصل حالات معلوم کرنے کیلئے محاذ کے قریب بھی جانا ہوگا یہ سب کام اُنہیں آنریری سرانجام دینا ہوگا صرف راولپنڈی سے علاقہ میں پہنچانے کا کام محکمانہ ہوگا۔ آجکل کالجوں اور سکولوں میں چھٹیاں ہو رہی ہیں دینے طلباء کیلئے خدمت ملی کا نادر موقع ہے ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں آفتاب احمد قریشی معرفت جناب سردار محمد ابراہیم خانصاحب صدر آزاد کشمیر تراڑکھل معرفت پوسٹماسٹر صاحب راولپنڈی